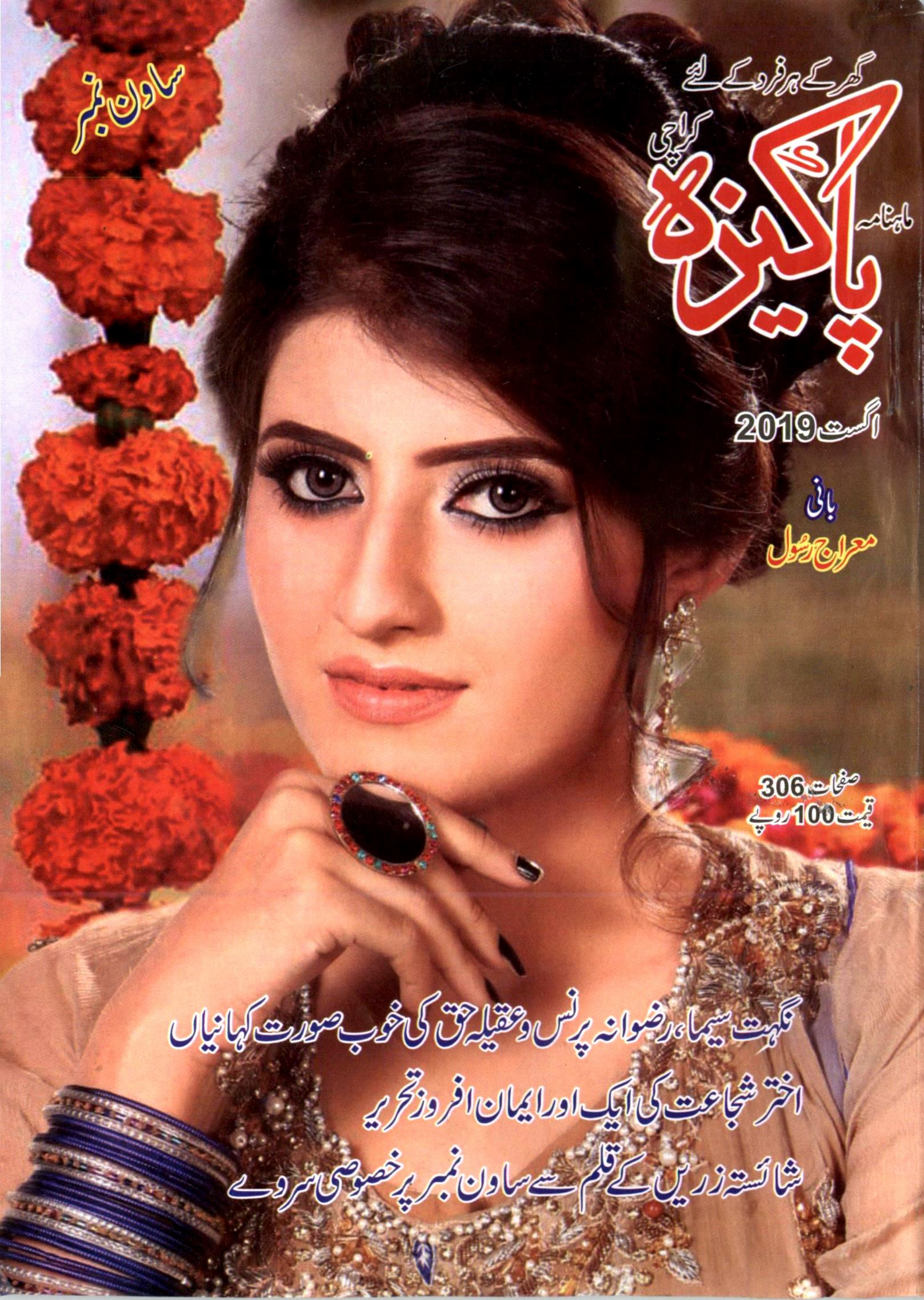
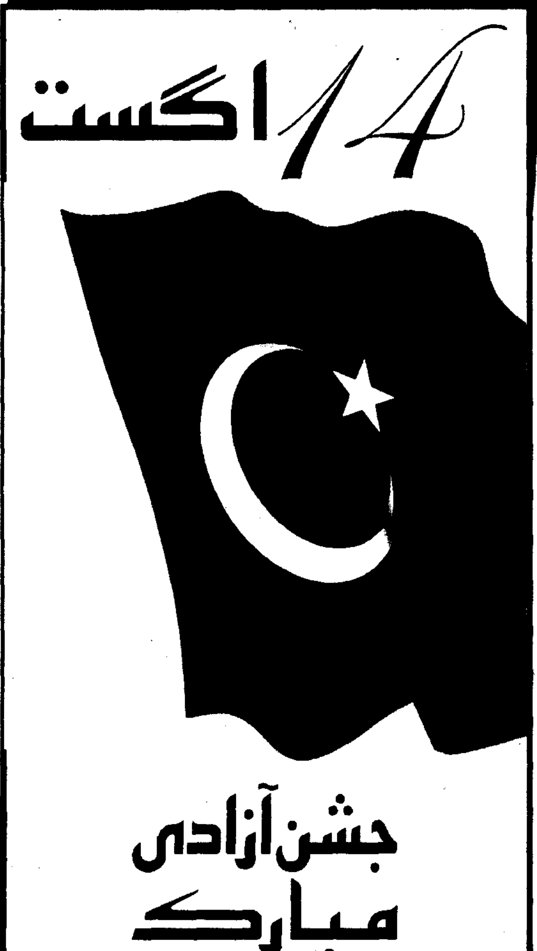

ساون نمبر
گھر کے ہر فرد کے لئے
ماہنامہ
پاکیزہ
کراچی
اگست 2019
بانی
معراج رسول
صفحات 306
قیمت 100 روپے
نگہت سیما، رضوانہ پرنس و عقیلہ حق کی خوب صورت کہانیاں
اختر شجاعت کی ایک اور ایمان افروز تحریر
شائستہ زریں کے قلم سے ساون نمبر پر خصوصی سروے



ماہنامہ
پاکیزہ
کراچی

نگرانِ اعلیٰ : معراج رسول
مدیرۂ اعلیٰ : عذرا رسول
مدیرہ : نزہت اصغر
معاون : آمنہ حماد

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی

منیجر اشتہارات
محمد شہزاد خان
0333-2256789
سرکولیشن منیجر
سید منیر حسین
0333-3285269

سرورق ماڈل: رائنہ خان
میک اپ: روز بیوٹی پارلر
فوٹو گرافی :موسیٰ رضا

قیمت فی پرچا (پاکستان) 100 روپے
قیمت فی پرچا (سعودی عرب) 12 ریال یا سادی متحدہ عرب امارات
زرسالانہ (اندرونِ ملک) 1200 روپے...... جلد:47......شمارہ:05......اگست 2019ء

عید مبارک

یومِ آزادی مبارک

Happy Independence Day

پبلشر و پروپرائٹر: ذیشان رسول مقامِ اشاعت: گراؤنڈ فلور C-63 فیز II ایکس ٹینشن، ڈیفنس، مین کورنگی روڈ کراچی 75500

پرنٹر: جمیل حسن • مطبوعہ: ابن حسن پرنٹنگ پریس ھاکی اسٹیڈیم کراچی



مستقل عنوانات

Office: 63-C, Phase-II (Ext), D.H.A. Commercial Area, main Korangi Road Karachi.
Postal Address: Box No. 662, G.P.O. , Karachi-74200
Phone: (021)35895313, Fax: 35802551, E-mail address: jdpgroup@hotmail.com



آنچل
حجاب
حنا
حکایت
عبقری
اردو ڈائجسٹ
پانی
کرن
شعاع
پاکیزہ

مجھے کچھ کہنا ہے......!

قارئین عزیز......

السلام علیکم!

تمام اہلِ وطن کو وطن عزیز کا بہتر واں یوم آزادی مبارک ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تمام ملت اسلامیہ کو عیدالاضحیٰ کی ڈھیروں مبارک باد۔

یہ اسلامی ماہ مبارک مسلمانوں کی عظیم عبادت حج کی ادائیگی کا ماہ ہے کہ جس میں تمام مسلمان بلاتفریق و امتیاز ایک ہی انداز و لباس میں اپنے رب کے حضور حاضری دے کر درسِ مساوات کی عظیم مثال بن جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان عازمین حج کی فہرست میں ہمارا نام بھی جلد از جلد شامل کرلے۔ الٰہی آمین!

ماہ اگست ہم پاکستانیوں کی زندگیوں میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ آج جس خوشگوار آزاد و خود مختار فضا میں ہم سانس لے رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد ہمارے عظیم رہنما قائداعظم محمد علی جناح اور ان کے پُرخلوص و وفادار اور دور اندیش ساتھیوں کی قربانیوں کی بدولت ہی میسر ہوئی۔

اس ماہ عید قرباں بھی یوم آزادی کے ساتھ ہے۔ اس کا ایک مطلب یوں بھی لیا جاسکتا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کی عطا اور ان کا دوام فلسفۂ قربانی ہی میں مضمر ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عظیم مقاصد کا حصول یقین محکم، عزم و ہمت اور ایثار و قربانی سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے جذبۂ ایمانی اور جذبۂ حب الوطنی کو قائم و دائم رکھے، الٰہی آمین!

مدیرہ

نزہت اصغر

دین کی باتیں



اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم اپنے باپ، دادوں اور بھائیوں کو سرپرست نہ بناؤ۔ اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں اور تم میں سے جو کوئی بھی ان سے محبت رکھے گا تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (۲۳) (اے رسولؐ) کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ، دادا اور تمہارے بیٹے (پوتے) اور تمہارے بھائی اور تمہاری ازواج (بیویاں) اور تمہارے رشتے دار اور وہ مال جو تم نے جمع کر رکھے ہیں۔ اور وہ تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو، اور وہ مکانات جو تمہیں پسند آ گئے ہیں (یہ سب چیزیں) اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (تم پر) اپنا حکم لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ نافرمان لوگوں کی رہبری نہیں کرتا۔ (۲۴) بے شک اللہ تعالیٰ بہت سے میدانوں میں تمہاری نصرت کر چکا ہے۔ اور حنین کے دن بھی جبکہ تمہیں تمہاری کثرت نے تعجب میں ڈال دیا تھا۔ پس تمہارے کام کچھ بھی نہ آیا۔ اور تم پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہو گئی۔ پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ (۲۵) پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ اور مومنوں پر تسکین اتاری اور ایسا لشکر اتارا جسے تم نے (کبھی) نہ دیکھا تھا۔ اور ان لوگوں کو عذاب دیا جو کافر ہوئے۔ اور کافروں کی سزا یہی ہے۔ (۲۶) پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد جس کو چاہا توبہ کی توفیق دی۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (۲۷) اے وہ لوگو! جو ایمان لا چکے ہو، ماسوا اس کے نہیں ہے کہ مشرک ناپاک ہیں۔ پس وہ اپنے اس سال کے بعد مسجد الحرام کے قریب نہ آئیں۔ اور اگر تم کو افلاس کا ڈر ہو تو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہیں بہت جلدی اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا بہت حکمت والا ہے۔ (۲۸) تم اہلِ کتاب میں سے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرتے رہو، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، اور نہ ہی ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے حرام ٹھہرایا ہے، اور نہ سچے دین کو اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ ہاتھ سے جزیہ دیں۔ اور وہ ذلیل ہو جائیں۔ (۲۹) اور یہودیوں نے کہا کہ عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ یہ صرف ان کے مونہوں کی بات ہے۔ یہ ان لوگوں کی مشابہ باتیں بناتے ہیں جو ان سے پہلے کافر ہو گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو قتل کرے، یہ کہاں بہکے جا رہے ہیں۔ (۳۰) انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور درویشوں، اور مسیح ابنِ مریم کو رب بنا کر رکھا ہے۔ حالانکہ انہیں کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا، سوائے اس کے کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جن چیزوں کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں اس کی ذات ان سے پاک ہے۔ (۳۱) وہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھائیں اور اللہ تعالیٰ کو سوائے اس کے کچھ منظور نہیں کہ وہ اپنے نور کو پورا کرے، اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔ (۳۲) (اللہ) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا، تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔ (۳۳)

(سورۃ توبہ ۹، پارہ ۱۰۔ آیات ۲۳ تا ۳۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسمائے گرامی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُصَدِّقِیْنَ ط

سید کونین ختم المرسلین، افضل الانبیا، رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صفاتی اسمائے مبارکہ میں سے ایک نام سیدنا مصدّق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہے کہ جس کے معنی ومفہوم تصدیق کرنے والے، سچ بولنے والے کے ہیں۔

1۔ **القرآن:** ترجمہ: اور جب اللہ کے یہاں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لایا ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا ہوا تو کتاب والوں میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک دی گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے۔ (101 سورۂ بقرہ)

2۔ **الحدیث:** ا۔ احبار شام میں سے دو شخص سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جب انہوں نے مدینہ طیبہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ نبی آخرالزماں کے شہر کی یہی صفت ہے جو اس شہر میں پائی جاتی ہے جب آستانہ اقدس پر حاضر ہوئے تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل وشمائل کو توریت کے مطابق دیکھ کر پہچان لیا اور عرض کیا کہ کیا آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں...... پھر عرض کیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احمد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں...... عرض کیا۔ ہم ایک سوال کرتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ٹھیک ٹھیک جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئیں گے۔ فرمایا۔ سوال کرو...... انہوں نے عرض کیا کہ کتاب اللہ میں سب سے بڑی شہادت کون سی ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ آل عمران کی آیت ۱۸ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ: اللہ نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزت والا اور حکمت والا ہے۔ یہ تصدیق سن کر وہ مسلمان ہو گئے۔ (بحوالہ کنز الایمان)

3۔ **الرائے:** ا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے بھی نبی آتے رہے اور خدا نے ان کو یہی تعلیم دے کر بھیجا تھا کہ خدا ایک ہے بتوں کی عبادت حرام ہے مشرکانہ رسوم حرام ہیں انسان کو چاہیے کہ گناہوں سے بچے۔ گزشتہ گناہوں سے توبہ کرے اور آئندہ پاک صاف رہنے کی کوشش کرے۔ حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ وغیرہ بھی یہی تعلیم لے کر آتے رہے لیکن لوگ اس تعلیم کو بھلا دیتے اس میں ردّوبدل کر لیتے اور غلط راستوں پر پڑ جاتے مگر خدا بڑا رحیم وکریم ہے۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا کہ خلقت کو پھر خدا کا راستہ دکھائیں۔ ان کو پھر ایک خدا کی عبادت کا حکم دیں اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کریں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے انبیا کی تصدیق کی اور ان کی وحی کی بھی تصدیق کی۔ (پروفیسر اے جے آربری)

4۔ **الفضائل:** جو کوئی حاکم وقت سے قربت کا خواہاں ہو تو چالیس یوم تک بلاناغہ طلوع آفتاب کے وقت 21 مرتبہ یہ اسم پاک "سیدنا مصدق" پڑھے۔ چالیس دن کے بعد حاکم کے سامنے جائے ان شاء اللہ سرخروئی حاصل ہوگی اور حاکم مہربانی کے ساتھ پیش آئے گا۔

(قیصرہ حیات کی کتاب انوار اسماالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقتباس)





بیادِ معراج رسول

ادارہ

معراج رسول......ایک عہد ساز، ادب نواز، علم دوست شخصیت دنیائے ڈائجسٹ کی ایک انتہائی قد آور ہستی، جو آج مادی طور پر ہمارے درمیان نہیں......مگر ان کے کارہائے نمایاں ہمیشہ ان کی یاد دلاتے رہیں گے...... ہمارے دیرینہ ساتھیوں نے معراج رسول کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے انہیں زبردست خراجِ تحسین بھی پیش کیا اور اپنے پُرخلوص جذبات کچھ اس طرح رقم کیے ہیں۔

بہت افسوس ہوا......

☆ بدر بودلہ......عارف والہ۔ آنٹی کچھ مصروفیات کی بنا پر پاکیزہ نہیں لے پائی تھی اور لیا بھی تو پورا نہ پڑھ پائی اب اکٹھے لے کر بیٹھی تو معراج صاحب کے متعلق ایک کے بعد ایک مضامین پڑھے......سب نے بہت اچھا لکھا۔ واقعی وہ ایک عظیم شخصیت تھے۔ یقین کریں دلی افسوس ہوا تھا، عذرا آنٹی اور ذیشان بھائی سے دلی تعزیت کرتی ہوں...... ہمارے جو پیارے ہوتے ہیں ہم چاہتے ہیں وہ سدا ہمارے پاس رہیں مگر یہ تو ازل سے قانون ہے، ہر آنے والے نے جانا ہوتا ہے۔ میں نے پاکیزہ 2016ء سے پڑھنا شروع کیا تھا تو جب دل تھا کہ معراج انکل کی تصویر دیکھوں مگر یہ نہیں معلوم تھا کہ ان کی وفات کے بعد دیکھوں گی۔ یہ تو پتا تھا کہ بیمار ہیں تو دعا مانگتے ہوئے اکثر ذہن میں آتا تھا کہ وہ ٹھیک ہو جائیں اور وہ بھی دفتر آئیں، آنٹی عذرا کے ساتھ پارٹی میں جائیں لیکن

زندگی کبھی کبھی انسان کو ایسے کربناک حادثے سے دوچار کر دیتی ہے کہ اس کا اپنی ذات اور ارد گرد کے لوگوں پر سے اعتماد متزلزل ہو جاتا ہے۔ اس حادثے کی وجہ بعض اوقات اس کی اپنی توقعات بھی ہوتی ہیں جو وہ کسی بے نام تعلق سے وابستہ کر لیتا ہے۔ وہ جذبے جو رشتوں کے توسط سے دل میں بسیرا کریں ان کی پزیرائی تو مذہب اور معاشرہ دونوں کرتے ہیں، ان کی حق تلفی پر جواب طلبی بھی کی جاسکتی ہے مگر وہ دلی تعلق جنہیں رشتوں کی سند نہ حاصل ہو، انہیں کسی عدالت سے بھی سزا نہیں سنائی جا سکتی، سوائے ضمیر کی عدالت کے۔ جبکہ وہ رشتے جنہیں تعلق کا نام بھی دے دیا جائے کبھی کبھی وہ اپنے جائز حق سے بھی محروم کر دیے جاتے ہیں۔ اور ان کی جوابدہی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ یہ دنیا دارالعمل ہے جہاں انسان کے دو ہی امتحان ہیں، ایک شکر کا دوسرے صبر کا۔۔۔
مگر جب حضرتِ انسان حسد یا ہوس کی خاطر تقدیر سے لڑنے کی ٹھان لے تو پھر اس کے اپنے فیصلے ہی اس کی آزمائش بن جاتے ہیں۔

حادثوں میں گزری ہے راس بس تباہی ہے ۔۔۔ زندگی کی چاہت میں زندگی گنوائی ہے
خواب اب نہیں میرے، نیند تک پرائی ہے ۔۔۔ عارضی محبت تھی مستقل نبھائی ہے

امیدوں، جذبوں، فیصلوں اور احساسِ جرم پر مبنی کچھ ایسے کرداروں کی کہانی جو دل سے دیکھتے، دل سے سنتے اور دل سے ہی سوچتے ہیں

سلسلے وار ناولٹ

میرا سارا زنگ اتار دو

افشاں آفریدی



گائے کی کتنی ٹانگیں ہوتی ہیں

عقیلہ حق



آج میں کوئی افسانہ کوئی کہانی لے کر نہیں آئی ہوں، آج میں ایک قصہ سنانا چاہتی ہوں، پہلے کبھی آپ نے سنے ہوں گے۔ قصہ چہار درویش، قصہ باغ و بہار اور جیسے ہماری مائیں اور خاص کر میری امی موقع اور مناسبت سے ہمارے بچپن میں قصے گڑھ، گڑھ کر سناتی تھیں، ایسے قصے جو ہمیشہ امی کے مقصد کو پورا کرتے تھے۔ اور ہمارے لیے سبق آموز ہوا کرتے تھے۔ اور پھر ایسے ہی من گھڑت قصے میں نے اپنے بچوں کو سنائے جو آج وہ یاد کر کر کے دُہراتے ہیں اور کہتے ہیں۔

''اُف امی...... آپ بھی کیا چیز تھیں...... آپ نے تو ہمیں بالکل پاکستانی عوام کی طرح بیوقوف بنائے رکھا۔ اور ہم بھی امی زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔''

ہاں تو قصہ ہے ہمارے گھر کی قربانی کا، اس قربانی کا نہیں جو رات دن میں یا میرے جیسی خواتین دیتی ہیں بلکہ اس قربانی کا جو بقر عید سے جڑی ہوئی ہے۔ اور قصہ ہے گزشتہ بقر عید کا۔

ہاں تو جناب ہر سال قربانی کے موقع پر سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ قربانی کا جانور کون خریدے گا، بیٹا ابھی

ناولٹ

آخری ہجرت

پروین زبیر

ہجرت کا سب سے بڑا دکھ یہ ہے کہ وہ انسانوں سے ان کی شناخت چھین لیتی ہے ... برصغیر میں تقسیمِ ہند اور پاکستان کا معرضِ وجود میں آنا اس خطے کے رہنے والوں کے لیے کچھ ایسی تبدیلیاں لایا کہ چودہ اگست انیس سو سینتالیس سے لے کر سولہ دسمبر انیس سو اکہتر تک کا وقت اہلِ دل پاکستانیوں کے لیے لہو رلانے کا وقفہ بن کر رہ گیا... اگرچہ سب نہیں وہ لاکھوں لوگ جن کی نسلوں کے نصیب میں مہاجرت لکھ دی گئی تھی... جہاں بھی گئے ان کے لیے وہاں کی مٹی سخت اور زمین بنجر ہو گئی۔ نئی زمین میں کہیں ان کی جڑیں اتر نہ سکیں۔ لاکھ کوششوں کے باوجود وہ اور ان کی نسلیں شناخت کا پودا نہ لگا سکے اور اگر قسمت سے لگ گیا اور تھوڑا بہت پھلنے پھولنے کی کوشش کی تو بادِ مخالف کے ایک ہی جھونکے نے انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔ وہ ایک کے بعد دوسری، تیسری، یہاں تک کہ آخری ہجرت پر مجبور ہوتے چلے گئے۔

جدوجہد آزادی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی ہجرتوں کے
تناظر میں لکھی گئی پروین زبیر کی ایک دل گداز داستان

جولائی انیس سو سینتالیس کا اواخر اور مون سون کا موسم چل رہا تھا۔ تین دن پہلے تک موسلا دھار بارشیں جل تھل کیے ہوئے تھیں اور اب بارش نہیں تھی لیکن حبس اور گرمی نے بولا رکھا تھا۔ اہلِ بھوپال بارش کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ اِدھر تاج المساجد سے مغرب کی اذانیں بلند ہوئیں اُدھر حویلی کا بڑا گیٹ دھڑ دھڑ کی پُرشور آواز سے کھلا۔ بدحواس گھوڑے ٹم ٹم کو دیوانہ وار کھینچتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ حویلی کے طویل و



عورت سلائی مشین

ایک عام تاثر یہی ہے کہ عورت ایک کمزور اور کم تر ہستی ہے . . . مگر یہی کمزور اور کم تر ہستی صنف مخالف پر کس، کس طرح اثر انداز ہوتی اور وقت پڑنے پر چٹان جیسی مضبوطی بھی دکھاتی ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے شروع ہونے والے اس نئے سلسلے عورت کہانی میں ہماری معروف قلم کار فرحین اظفر نے یہی بتانے کی کوشش کی ہے۔

جداگانہ موضوعات لیے کہانیوں کا نیا سلسلہ آپ جیسے باذوق قارئین کی نذر

عورت کی زندگی سلائی مشین ہے۔ اپنے ظرف، طاقت اور برداشت کے مطابق وہ اس میں خوشیوں کے پھول ٹانکتی ہے۔ رشتوں کی سلائیوں کو پکا کرتی ہے۔ رنجشوں کی سانٹھیں نکالتی ہے۔ غم کی دھجیوں کو الگ کرتی ہے۔ امید کی لیر، لیر جوڑتی ہے۔ خاندان کے بکھرے ہوئے رنگ برنگ کترنوں سے خوشنما ڈیزائن تخلیق کرتی ہے۔ چٹاپٹی لباس کے مانند کہ کوئی دیکھ کے کہہ نہ سکے سلائی سے پہلے یہ دیدہ زیب لباس محض چند ٹکڑے تھے۔



سلسلے وار ناولٹ

نار

سحر ساجد

نار کہانی ہے محبت کی مگر اس میں آپ کو محبت ہوتی نظر نہ آئے گی... سمجھ نہ آئے گی گر سمجھ آگئی تو سلجھ نہ پائے گی...

نار کہانی ہے اک راز کی... اور راز اک چنگاری سے کم نہیں ایسی چنگاری جو سلگی تو بھڑکے گی گر بھڑکی تو... شاید دل بچیں گے نہ وجود...

نار کہانی ہے دو ناآسودہ لوگوں کی جو مردہ دلوں کو زندگی کی ڈور سے باندھے گھسیٹتے ہیں اور پھر خود ہی گھسٹتے چلے جاتے ہیں... زندگی کا تنفس برقرار رکھنے کی بدترین کوشش میں...

نار اک پہیلی ہے یا کسی کی سہیلی ہے مگر نار تو نار ہے... سہیلی کیسی؟

ایک چپ رہنے کے سب الزام مجھ پر ہی نہ تھے
خامشی پر بھی تو تہمت لب کشا ہونے کی تھی
میں خود اپنی آگ ہی میں جل بجھا تو یہ کھلا
شرط جلنے کی نہیں تھی کیمیا ہونے کی تھی

نار پڑھیے، الجھیے اور پھر سلجھائیے......



ناولٹ

قربانی

شمع تفسیر

فریحہ اپنا ٹچ موبائل ہاتھ میں لیے گزشتہ سال کی قربانی کی ویڈیو دیکھتے ہوئے ہنس، ہنس کر بے حال ہو رہی تھی۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر ان کے ہاں قربانی بڑے اہتمام اور جوش و خروش سے کی جاتی تھی۔

''قربانی تو بہت سنجیدہ اور شرعی فریضہ ہے بھلا ہنسنے کی کیا بات......'' اس کی کزن نازنین نے اعتراض کیا۔

''تم خود ہی دیکھ لو......'' اس نے موبائل نازنین کے حوالے کیا چند لمحوں بعد ہی نازنین جیسی کھڑوس بھی





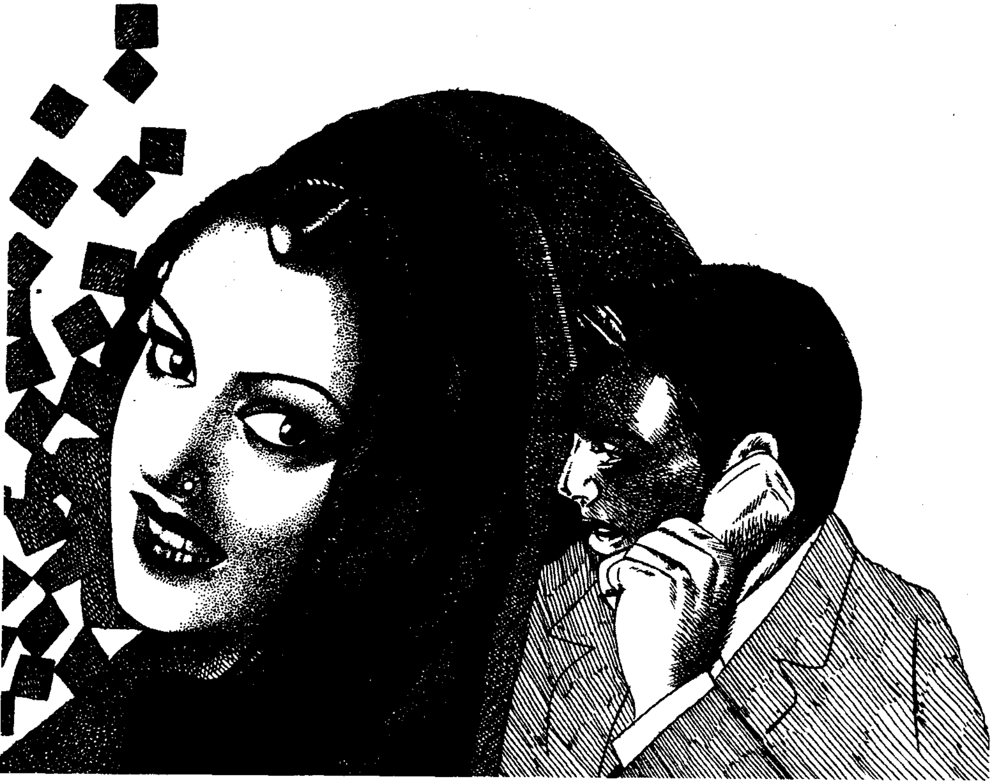
ناک نقشہ

فرح ریاض چیمہ

''دور ہوجاؤ میری نظروں سے، کم ظرف عورت...... جب تک میری ماں زندہ رہی میں تمہیں برداشت کرتا رہا، اب میری زندگی میں تم جیسی گنوار کی کوئی جگہ نہیں......تم میرے شاندار اسٹیٹس پر ایک بدنما دھبا ہو۔اور یہ رپورٹ......تم نے کیا سوچا تم اس رپورٹ کو دکھا کر مجھ پر حاوی ہوجاؤ گی۔تمہاری طرح، تمہاری یہ رپورٹ بھی جھوٹی ہے۔''اس نے طلاق نامہ مریم کے منہ پر مارا اور تیز طوفانی بارش میں ....اسے

ویڈنگ اینورسری

رضوانہ پرنس



عائزہ اور ارسلان کی شادی کو پرسوں ہی دس سال مکمل ہوئے تھے۔ پہلی بار ان دس سالوں میں ارسلان نے اپنی اس دسویں ویڈنگ اینورسری میں کافی دلچسپی دکھائی تھی ورنہ تو عائزہ کو حسرت ہی رہی تھی کہ کبھی تو وہ اپنے اس اہم دن کو تھوڑی سی بھی کوئی اہمیت دے، دے۔ عائزہ کو اچھی طرح سے یاد تھا جب اُن کی پہلی اینورسری نزدیک آرہی تھی تو اس نے دل ہی دل میں ڈھیر سارے پروگرام بناڈالے تھے۔

محبتوں کے نصیب

قرۃ العین سکندر

دوسرا اور آخری حصہ



''جی میں ٹھیک ہوں۔'' وہ کچھ سنجیدہ اور حیران بھی تھی۔

''ہم یہیں آرام سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔'' بابر نے کہا تو وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر سکی۔ بعض اوقات ہم چاہ کر بھی کچھ لوگوں کو انکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتے، بابر بھی انہی چند لوگوں میں سے ایک تھا۔ وہ اس بات پر اس کی زیادہ شکر گزار تھی بابر نے اس کا لمحہ لمحہ خیال رکھا تھا، اس کا احساس کیا تھا۔ یہی جذبہ تھا کہ وہ اس کے ہم قدم چلتی ہوئی گھاس پر بیٹھ گئی تھی۔ وہ اس کے عین روبرو بیٹھا ہوا تھا۔

''ستارہ مجھے ذو معنی گفتگو کرنا نہیں آتی۔ میں صاف دوٹوک بات کرنے کا قائل ہوں اور سچ تو یہ ہے

چک پھیریاں

سیما بنت عاصم



نوراں پر نظر پڑتے ہی میرا پارہ آسمان کو جا پہنچا تھا۔ پھر جو نان اسٹاپ لتے لینے شروع کیے تو اللہ دے اور بندہ لے۔

''آ گئیں تم..... شاباش ہے، تمہاری بے پروائی پر اور سلام اس بے نیازی کو..... ایک نہ دو، پندرہ دن سے تمہارا اتا پتا نہیں تھا۔ فون کیا تو وہ بھی بند..... سات سال ہو گئے اس گھر میں کام کرتے ہوئے..... تمہیں یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ اس گھر میں کام کا انبار بھگتانے کو ایک میری ناتواں جان کے سوا کون ہے؟ اس عید پر قربانی کے ہزار کام..... اور پھر مہمان داری بھگتانے میں تو میرا کچومر ہی نکل جاتا تھا۔ جانے کون سی نیکی کام آ گئی جو بروقت ڈھنگ کی ماسی نصیب ہو گئی۔ ورنہ کیا بنتا میرا..... ماسیوں کے نخرے اور ناقابلِ اعتبار روش..... الامان الحفیظ.....'' وہ ٹپاٹپ ٹسوے بہانے بیٹھ گئی تو میرا دل نرم ہوا..... مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔ ایک سے زیادہ ملازمہ کی مجھے ضرورت تھی نہ میں افورڈ کر سکتی تھی۔ نوراں کے پاس مجبوریوں کی ایک طویل فہرست تھی جو ساری کی ساری مجھے ازبر تھی۔ اسے اچانک



خدا کی قدرت

نسیم سکینہ صدف

چند ہفتوں بعد بڑی عید آنے والی تھی اور اماں، آپا سر جوڑے پھر سے بکرے کے غم میں مبتلا نظر آئیں۔ حالانکہ پچھلی عید پر بے انتہا خواری ہونے کے بعد ہم سب گھر والوں نے سوچا تھا کہ چھوٹی عید کے فوراً بعد ہی بکرا خریدنے کی جاندار کوشش کی جائے گی۔ گھر کے باقی خرچے کم کر کے بکرا خریدا جائے گا تا کہ محلے اور رشتے داروں میں ناک اونچی ہو سکے۔ مگر چندا پھپو کی شادی کے کپڑے بنانے میں ہمارا سارا بجٹ فیل ہو گیا۔ میری سہیلیاں بھی بہانے، بہانے سے میسج کر رہی تھیں۔

”کتنے میں لیا بکرا...... یار میرے ابو تو ایک سال پہلے ہی خرید لیتے ہیں تا کہ پورا سال ان کی خدمت کر کے ثواب کما سکیں وغیرہ...... وغیرہ......“ اور میں دل مسوس کر رہ جاتی۔ کچھ وقت گزرتا تو دوسری سہیلی ایس ایم ایس کر دیتی۔

”ارے صبا میرے بھائی کو تو قربانی کے جانور کو نہلانے، دھلانے اور ٹہلانے کا کریز ہے۔ جس دن سے لیا ہے قسم سے گھر میں رونق سی ہو گئی۔ ہم بکرے کی ہی باتیں کرتے رہتے ہیں۔“

”ارے صبا تو کیا کر رہی ہے؟ جواب تو دے۔“

مکمل ناول

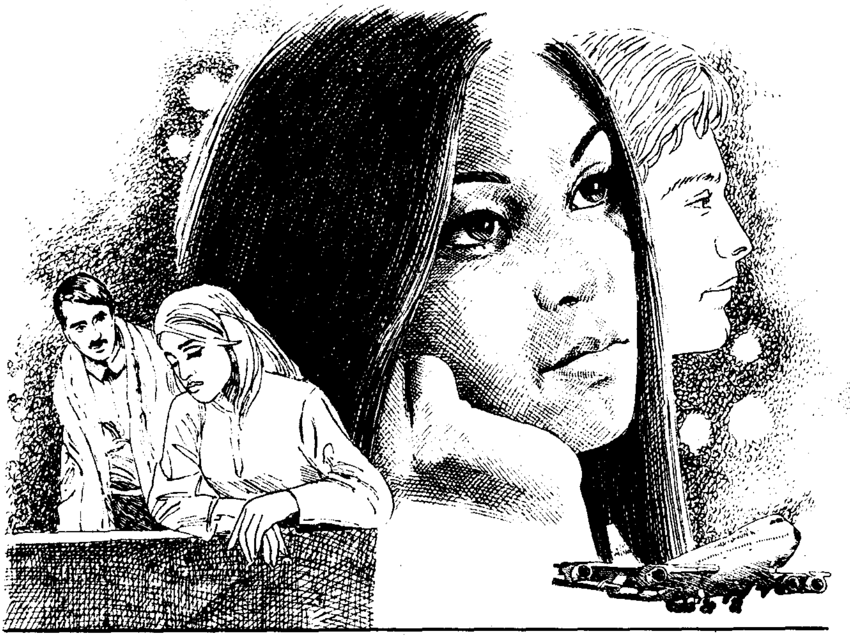
یہی تقدیر تھی

نگہت سیما

''محبت کیا ہوتی ہے؟ محبت کے متعلق اتنا کچھ پڑھنے اور اس کا اتنا چرچا ہونے کے باوجود میں آج تک نہیں جان سکا کہ محبت کیا ہوتی ہے اور اس کی صحیح definition کیا ہے، نہ ہی کبھی میری نظر سے اس کی کوئی ایسی تعریف گزری کہ میں کہہ سکوں ہاں یہ ہے محبت...... حالانکہ ازل سے اس کے متعلق اتنا کچھ لکھا جا رہا ہے کہ پڑھتے، پڑھتے زندگی ختم ہو جائے۔'' میں نے بات مکمل کر کے اپنے سامنے بیٹھے شامی کی طرف



ناولٹ



اے دل ذرا ٹھہر جا

سویرا فلک

موسم تو مون سون کا ہی تھا مگر موسلا دھار بارش تو دور بوندیں بھی کراچی کی دھرتی کو اپنا دیدار نہیں کروا رہی تھیں۔ تقریباً روز ہی سرمئی بادل آسمان کو ڈھانپ لیتے تھے اور گرمی اور حبس کی شدت کے مارے چرند پرند پناہ مانگنے لگتے تھے مگر بادل ظالم جابر حکمران کی طرح ان کی تکلیف سے چشم پوشی کر کے گزر جاتے۔ اور آج تو صبح سے ہی مکمل کالے مٹیالے بادلوں نے سورج کو پرے کر کے پورے آسمان پر اپنا ڈیرا ڈال رکھا تھا۔ اور حبس بھی



قفس سے آزادی تک

خولہ سعید جاوید

آپا کے سامنے گھگیانا میرا وہ واحد مشغلہ تھا جو میں نے بچپن سے شروع کیا اور آج سے دو سال پہلے تک جاری رکھا۔ اس کی وجہ ان کا وہ رعب تھا جس کے زیر اثر اماں بھی تھیں۔ اماں بتاتی تھیں کہ آپا کے بعد یکے بعد دیگرے پانچ لڑکیاں دنیا میں آتی اور جاتی رہیں آخری اولاد لڑکا میں تھا جس کو دنیا پسند آ گئی۔ یوں میرے اور آپا کے درمیان سولہ برس کا طویل وقفہ تھا۔ آپا پڑھائی میں تیز اور باقی چیزوں میں تیز تر تھیں۔ اماں پرانے خیالات کی حامل سیدھی اور سادہ سی خاتون تھیں۔ ابا تو میری پیدائش کے بعد جلد ہی اس دنیا سے چل بسے، رہ گئے میں اور اماں..... آپا کو من مانی کرنے کی کھلی چھٹی مل گئی۔

اماں روایت پسند تھیں۔ اور آپا جدید طرز زندگی کی شوقین۔ شاید شروع میں اماں نے کچھ احتجاج کیا ہو لیکن میرے ہوش میں آپا نے جو چاہا اماں نے وہی کیا سوائے چند چیزوں قمیص اونچی نیچی اماں نے بلا چوں وچراں کر لی لیکن ٹراؤزر پہن کر نہ دیا۔ ہاں البتہ لمبی چٹیا سے اماں کے بال کافی اوپر ہو گئے۔ دبلی پتلی وہ شروع سے تھیں۔ آپا کی تراش خراش کے پیش نظر وہ سادہ بالکل بھی نظر نہیں آتی تھیں۔ میں اور اماں آپس میں کافی دوست تھے لیکن آپا کی گھر آمد سے پہلے، پہلے ہم دونوں صبح آپا کی غیر موجودگی میں صحن میں بیٹھ کر مونگ پھلی اور کینو کھاتے اور چھلکے صحن میں ہی پھینک دیتے۔ اماں کی ہم مزاج کوئی سہیلی آ جاتی تو دونوں پرچ میں انڈیل کر چائے پیتیں۔ ہم سب زور دار آواز میں باتیں کرتے اور ہنستے اور دل میں جو آتا وہ کرتے لیکن آپا کی آمد سے پہلے، پہلے... پھر میں اور اماں مل کر صحن صاف کرتے۔ آپا کے سامنے ہم دونوں تمیز طریقے سے

مکمل ناول



البیلا ماہی

فوزیہ سرور

''اُف اتنی مہنگی لپ اسٹک، بھائی پیسے کچھ کم کرو......''
دُرِثمین لپ اسٹک کی قیمت سن کر حقیقتاً اچھل پڑی۔

''تو پھر سستی والی لے لیں۔'' دکاندار نے سستی لپ اسٹک دُرِثمین کے سامنے کاؤنٹر پر رکھی۔

''میں کیوں لوں اتنی گھٹیا کوالٹی کی لپ اسٹک، مجھے جو پسند ہے اس کی قیمت مناسب کردیں۔'' دُرِثمین کا لہجہ ہٹ دھرمی لیے ہوئے تھا۔

''باجی جی جو قیمت میں نے آپ کو بتائی ہے اس سے ایک روپیہ کم نہیں ہوگا۔'' اب کے دکاندار نے بھی آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں۔ بڑی سی خیمہ نما چادر میں لپٹی دُرِثمین نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ اس سے دو سال بڑی بہن غازیہ کچھ فاصلے پر چوڑیاں پسند کرتی دکھائی دی۔ ان دونوں کے علاوہ اس دکان میں کوئی نہیں تھا۔

''اس نے مجھے باجی کہا۔'' دُرِثمین کھول ہی تو اٹھی۔

''اس گول مٹول فٹ بال نے آدمی کو اتنی معصوم کم عمر صرف بیس سالہ لڑکی باجی لگی ہے۔'' شرر بار نگاہیں دکاندار پر گویا آگ کا لاوا پھینکنے لگیں بس چلتا تو بھسم کر ڈالتی۔ اس دوران ایک عورت دکان میں داخل ہوئی اور دکاندار سے مسکارا دکھانے کو کہا۔ دکاندار نے جھٹ مسکارا عورت کے سامنے کاؤنٹر پر رکھا۔ دُرِثمین کے ننھے دل کو زوردار دھچکا تب لگا جب دکاندار نے اس موٹی عورت کو بہنا کہہ کر مخاطب کیا۔ وہ لپ اسٹک بھول کر نئے غم میں مبتلا ہوگئی۔ ''میں باجی اور یہ چھوٹی بہنا...... کیا میں اتنی بڑی عمر کی لگتی ہوں۔'' سوچوں کا دھارا افسردگی کے رنگ میں رنگنے لگا۔



فضول گوئی...... مذمت الٰہی

تمام تعریف تمام تر حمد وثنا اللہ رب العزت کے لیے ہے جو معبودِ برحق اور جس کی ذات حق ہے۔ یکتا ہے نہ اس کا کوئی ہمسر ہے نہ مثل نہ مقابل...... وہ رحمن‘ رحیم اور کریم ہے، اس کے ذکرِ خیر میں مشغول رہنا اسی کی نعمت اور احسان ہے۔ ہمارا اللہ تعالیٰ کے نام کی مدح و ثنا کرنا ان کے قرب کا ذریعہ ہے اور ان کی صفات ظاہر کرنا ہماری اس روز نجات کا سبب ہے جس دن مال و اولاد، ماں، باپ اور کوئی اور کچھ نفع نہ دیں گے۔

یا اللہ! کتنا مشکل مرحلہ ہے کہ کمزور اور ناتواں ذات طاقت والی ذات کی ثنا کرے یہ بھی اس ہی کی عطا کردہ توفیق ہے کہ مخلوق خالق کی بڑائی بیان کرے۔ فنا ہونے والا باقی رہنے والے کی تعظیم کرے اور محتاج اور فقیر، غنی اور مالک کے ذکر کے گیت گائے۔ قلب کانپتا ہے اور زبان لڑکھڑاتی ہے، دل دھڑکتا ہے اور کلمات عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ذکر اور حمد وثنا کی توفیق عطا فرمائے...... درود وسلام ہو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر......

آج ہمارا موضوع ’’فضول گوئی‘‘ ہے۔ یعنی بیکار ...... بے فائدہ، فالتو باتیں...... قوتِ گویائی اللہ تعالیٰ کا ایک انمول عطیہ ہے۔ اور اس کے اظہار کا ذریعہ زبان ہے۔ اس قوتِ گویائی کی قدر صرف وہی شخص جان سکتا ہے جو اس نعمت سے محروم ہے۔ اس لیے رب کریم کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں بولنے کی قوت عطا فرمائی لہٰذا اس قوتِ گویائی سے ہر وقت اچھی بات کہنی چاہیے...... اس سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنی چاہیے۔ ضرورت کے مطابق زندگی میں لین دین کی بات کی جائے۔ یعنی اس کو نیکی اور اچھائی کے لیے استعمال کیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکے تو بہتر ہے کہ خاموشی کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔ یعنی لغو باتیں نہ کی جائیں۔

ہمارے اردگرد کا ماحول ایسا ہوتا ہے جہاں لوگ خواہ مخواہ بے جا باتوں میں مشغول رہتے ہیں، ان سے بچنے کے لیے خاموش رہنا زیادہ بہتر ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ ’’جب کوئی شخص بات کرتا ہے تو اس کو میرے مقرر کردہ نگران (فرشتے) لکھ لیتے ہیں۔‘‘ یعنی جو بات انسان منہ سے نکالتا ہے اسے اللہ کے فرشتے جوں کی توں بطور ریکارڈ محفوظ کر لیتے ہیں۔ اور آخرت میں ان تمام باتوں کا جواب دینا ہے۔ اس لیے انسان کو خبردار رہنا چاہیے کہ بات کرتے وقت صرف مقصد یعنی کام کی بات کی جائے۔ خاموشی کا مطلب یہی ہے کہ زبان سے فضول اور بری باتیں نہ نکالی جائیں اور نہ کوئی ایسی بات کی جائے کہ جس سے دوسرے کی دل آزاری ہو کیونکہ جو بھی فضول اور بری بات منہ سے نکالی جاتی ہے تو وہ گناہ میں شمار کر لی جاتی ہے اور روزِ قیامت ان برے الفاظ کی بنا پر انسان کو سزا دی جائے گی اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضول باتوں سے روکا ہے اور خاموشی کی ترغیب دی ہے۔

تعزیتی پیغام

قاری بہنیں

بہت ہی دل گرفتہ

☆ رفعت سراج، کراچی۔ تازہ شمارے سے



اپنی بہت پیاری بہن ڈاکٹر ممتاز ضیا کی رحلت کی خبر پڑھی۔ شدید دکھ کی لہریں ابھی تک ٹیس دے رہی ہیں، میرے لیے بہت بڑا دھچکا ہے...... بہت ہی بڑا۔

نفرت کرنے والا ایک بھی بہت اور محبت کرنے والے...... بے شمار بھی کم...... ڈاکٹر مرحومہ جتنی باریک بینی سے میری تحریروں کا مطالعہ کرتی تھیں اور بے لاگ سچا تبصرہ کرتی تھیں وہ میرے دائمی اثاثہ جات میں سے ایک ہے۔ اتنی باوقار نپی تلی بات کرنے والی، مبالغہ، غیر ضروری بے محل گفتگو ان کی عادت نہ تھی...... ہر بات جیسے سیپ سے نکلا سچا موتی...... ذہانت و دانش کا حسین ملاپ، نہایت قابل، میرے دکھ کی انتہا نہیں ہے، ایک چاہنے والا جو داغِ جدائی دے گیا ہے۔ ڈاکٹر مرحومہ کی محبتیں مجھ ناچیز کے شانوں پر کوہِ گراں کے مصداق ہیں۔

میں ضرور ان کی روح کو نذرانے ہدیہ کرتی رہوں گی جب تک زندگی باقی ہے اور حواس قائم ہیں، ان شاء اللہ...... اللہ میری پیاری ممتاز ضیا کو اعلیٰ درجات پر فائز فرمائے۔ ان سے راضی ہو جائے، ان کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ قرار پائے، آمین ثم آمین۔

☆ حدیث اختر...... حاصل پور۔ ڈاکٹر ممتاز ضیا کی وفات کا پڑھ کر دلی رنج ہوا، اچھی خاتون تھیں۔ اللہ پاک ان کی بخشش فرمائے اور کلمہ پاک کا ثواب ان کو عطا فرمائے۔ اللہ ان کے خاندان کو صبرِ جمیل عطا کرے، آمین۔

آہ میری باجی ڈاکٹر ممتاز ضیا

☆ امینہ عندلیب، سلانوالی۔ 16 جون بروز اتوار میں نے سرگودھا جانا تھا۔ موبائل سائلنٹ پر کیا۔ جلدی، جلدی کام نمٹائے، موبائل دیکھا۔ 8:10 پر باجی ممتاز ضیا کی کال پر نظر پڑی۔ میں بہت خوش ہوئی باجی صحت یاب ہو گئی ہیں خود فون کیا ہے مجھے دعائیں دیں گی۔ مثلاً سفر میں اپنا خیال رکھنا۔ پانی کی بوتل بھی ساتھ رکھو، شام میں فون کروں گی۔'' یہ ان کے محبت بھرے جملے ہوتے تھے۔ میں نے فون کیا باجی ممتاز کے بجائے بھانجی نے کال اٹینڈ کی۔ میرے ذہن میں یہی بات آئی باجی آرام کر رہی ہوں گی۔ بھانجی کو سلام کیا۔

اور یہ میرے الفاظ ''خیریت...... باجی کی طبیعت کیسی ہے؟'' جواب آیا ''آپ کی باجی فوت ہو گئی ہیں۔'' اف جو مجھ پر بیتی کیا بتاؤں ''15 جون ہفتہ مغرب کے وقت فوت ہوئی ہیں، نماز جنازہ ظہر کے وقت ادا کی جائے گی۔ گھر میں آپ کا بہت تذکرہ کرتی تھیں۔ میسج، فون

رم جھم رم جھم کرتا ساون اور اس کی سوغاتیں

شائستہ زریں

معزز قارئین! السلام علیکم

گرمی کی کم ہوتی شدت اور آسمان پر چھائے ابرِ رحمت اور اس کے نتیجے میں برستی بارش کو دیکھ کر شانِ الٰہی کا خیال آتا ہے۔ اور بے ساختہ لبوں سے عروس القرآن، سورۂ رحمٰن کی آیت (اور تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے) جاری ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ بارش بھی مالکِ دو جہاں کی بے پایاں نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ گھنگھور گھٹا چھاتے ہی جب ابرِ رحمت بن کر برستی ہے تو شدت سے احساس ہوتا ہے کہ

آسماں سے دھرتی تک ابر و باد کی صورت\
ایک سکوں اترتا ہے بارشوں کے موسم میں\
چار سو مہک پھیلے رنگ، رنگ پھولوں کی\
ہر شجر نکھرتا ہے بارشوں کے موسم میں

تب تخلیقی حس بیدار ہونے لگتی ہے، قلم خود کو منوانے کو بے چین ہونے لگتا ہے اور برستے بادلوں کے سنگ تخلیقی کاوش خواہ شعری ہو یا نثری سرزد ہو کر ہی رہتی ہے۔ محض یہی نہیں بلکہ ایسے میں بچپن اور زمانۂ طالب علمی اپنے حصار میں لے لیتا ہے۔ اس عہد کی مسرتیں، ساون گیت اور ساون کے پکوان تو مصروفیت کے باوجود اب بھی بارش میں ساتھ، ساتھ سفر کرتے ہیں لیکن جھولے جو کبھی ساون کا لطف بڑھا دیتے تھے اب ان کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ ساون کی مسرت میں ماضی کی یہ یاد حسرت بن جاتی ہے۔ لیکن ہوتا یوں ہے کہ "دیوانِ جوش" سے ایک پُرجوش صدا آتی ہے کہ

اٹھو کہ رم جھم برس کر، بجا رہا ہے ستار پانی\
مہک رہا ہے زمیں کا گلشن، بہک رہا ہے فضا پہ ساون

سو بارش سے لطف اٹھایا جاتا ہے اور بھرپور لطف اٹھایا جاتا ہے۔

یہ چہار سو پھیلی ہریالی، آسمان پر بکھرے قوسِ قزح کے مسحور کرتے حسین رنگ...... گیلی مٹی کی مہک کا فسوں اور اللہ کی شان بیان کرتے ساون کے سارے رنگ واقعی دل موہ لیتے ہیں۔

ساون سے منسوب ان تمام کیفیات کے پیشِ نظر ساون نمبر کے لیے ایک سروے رپورٹ کا اہتمام کیا اور شرکاء سے معلوم کیا کہ

سوال ۱: گھنگھور گھٹا چھائے اور چھم، چھم مینہ برسائے تب پہلا خیال کیا آتا ہے؟

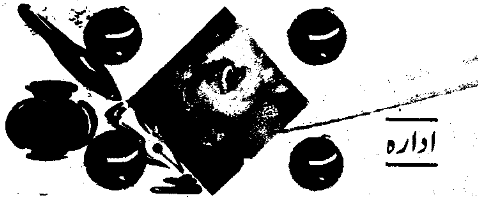
سوال ۲: آج کی مصروف زندگی میں ساون گیت گاتے، جھولے جھولتے اور پکوان بناتے ہوئے ساون سے لطف اٹھایا جا سکتا ہے؟ بھلا کیسے؟

سوال ۳: ساون میں کیسے گیت سننے اور گانے کی خواہش ہوتی ہے؟ آپ عموماً! کون سا گیت گنگناتی ہیں؟

سیما رضا

(ریڈیو پروڈیوسر، مصنفہ)

۱: گھنگھور گھٹا کا تقاضا یہ ہے کہ سامنے ٹھنڈے میٹھے آم ہوں اور بقول غالب بہت سارے ہوں اور جو نسا مل جائے تو کیا بات ہے۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ چھم، چھم مینہ برستے ہی دھم، دھم بارش کا پانی گھر



گوشۂ ظرافت

ادارہ

مزاح نگاری، کمال کی صنفِ ادب ہے کہ جس میں وہ بات بھی بہ آسانی کہہ دی جاتی ہے کہ جسے سوچنے میں زمانے لگیں......مگر ایسی نشتر زنی بخاطرِ اصلاح کا فن بھی کسی، کسی کو آتا ہے۔ ورنہ مزاح نگاری کو عامیانہ طرزِ تحریر بننے میں دیر نہیں لگتی۔

قارئین عزیز......! اس ماہ ان ظریف صفحات میں آپ کے لیے نامور شاعر، سفر نامہ نگار اور مایہ ناز انشائیہ نگار **ابن انشا** کے ایک خوب صورت سفر نامے **دنیا گول ہے** سے اقتباس آپ کے لیے منتخب کیا ہے۔ پڑھیے اور لطف اٹھائیے۔

ہانگ کانگ کے سوٹ بنانے والے

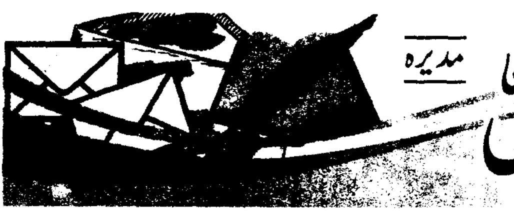
ہانگ کانگ میں چوبیس گھنٹے میں سوٹ بنا کر دینے والے درزی سیکڑوں کی تعداد میں ہوں گے' ہر جگہ انہوں نے گماشتے چھوڑ رکھے ہیں جو لوگوں کو گھیر کر لاتے ہیں۔ ہوٹلوں سے، ائرپورٹ سے، اسٹیشن سے۔ کسی کو بہت ہی جلدی ہو تو ایسا بھی کرتے ہیں کہ صبح آٹھ بجے آرڈر لیا۔ گیارہ بجے پہلی ٹرائی لی۔ تین بجے دوسری اور پانچ بجے پورا سوٹ تیار......ہانگ کانگ کے لوگوں کا کہنا ہے کہ یہاں دو چیزوں سے مفر نہیں۔ ایک موت سے، دوسرے درزی سے۔ ہانگ کانگ آنے والا ایک نہ ایک دن درزی کی قینچی تلے آتا ہی ہے۔ جن کی قوتِ ارادی کمزور اور مالی حالت مضبوط ہو تو وہ دس، دس سوٹ بنواتے ہیں۔ ہم بھی پہلی بار ہانگ کانگ گئے تو ہمیں دو سوٹ بنا کر دوسرے دن دے دیے گئے بلکہ اندر کڑھا ہوا تھا۔

SPECIALLY MADE FOR MR IBNE INSHA

دوسری بار گئے تو ایک اور سوٹ بنوایا جن سے ہم نے بنوائے یہ تو خیر پنجاب کے ہیں۔ دکان بھی ان کی پنجاب ہاؤس کہلاتی ہے۔ اب کے ہمیں سوٹ نہیں بنوانا تھا۔ یونہی ملنے گئے تھے فضل باری صاحب ہمارے ساتھ تھے۔ ان سے ہم نے کہا کہ آپ چاہیں تو بنوالیں۔ انہیں کپڑا پسند آیا۔ لیکن دام پسند نہیں آئے۔ یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ اس سے اچھا اور سستا کپڑا تو ڈھاکے میں ملتا ہے۔ ہم بھی جلدی میں تھے۔ ہاں میں ہاں ملائی کہ بے شک ملتا ہے۔

باری صاحب کے سے سادہ طبع آدمی ہم نے بہت کم دیکھے ہیں لیکن خریداری اور پیسے کا معاملہ اور ہے، اس سے سادگی اور شرافت کا کیا تعلق......پھر ہانگ کانگ آنے سے پہلے یہ تہیہ کر کے آئے تھے کہ کسی کے دام میں نہ آئیں گے۔ بھاؤ تاؤ ضرور کریں گے۔ کوئی دس مانگے گا تو دو بتائیں گے۔ خریداری کی حد تک تو یہ ٹھیک ہے لیکن ہانگ کانگ میں تو انہوں نے کسی بھی چیز پر اعتبار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ حتیٰ کہ اپنی آنکھوں پر بھی نہیں......ہلٹن ہوٹل میں لفٹ پر چھوٹے، چھوٹے چینی لڑکے کام کرتے ہیں۔ گول مٹول سے۔ اور اس میں شک نہیں کہ چینیوں کی عمر کے بارے میں ہم بھی زخم خوردہ ہیں۔ چین کے سفر میں ایک صاحبہ کا سن بیس، بائیس کا سمجھ کر اس سے اخلاق برتنا شروع کیا تھا۔ پتا چلا کہ اڑتالیس برس کی ہیں۔ انچاسواں لگنے کو ہے۔ لفٹ میں چڑھتے ہی باری صاحب ہم سے پوچھتے کہ معلوم ہے یہ لڑکا کس عمر کا ہوگا۔ ہم نے کہا کہ تیرہ، چودہ سال کا لگتا ہے۔ ممکن ہے اٹھارہ، بیس کا ہو چوبیس، پچیس سال سے زیادہ کا تو نہیں ہوسکتا۔ ہنسے اور بولے "کم از کم چالیس سال کا ہے۔"

آخر ایک روز ہم نے اس سے پوچھ ہی لیا۔ برخوردار کتنے برس کے ہوگئے کہنے لگا "جی تیرہ برس کا ہوں۔" دوسرے لڑکے کی عمر انہوں نے سینتیس، اڑتیس تشخیص کی تھی۔ ہم نے کہا دیکھیے اتنا فرق نہیں ہوتا۔ یہ تو بالکل ہی بچہ سا ہے۔ فرمایا



بہنوں کی محفل

مدیرہ

خط کتابت کے لیے پی او باکس 662 جی پی او کراچی 74200 ای میل: jdpgroup@hotmail.com

03316266612,021.35386783.021.35802552.Ext:122.107

پیاری پاکیزہ بہنو! السلام علیکم رحمتہ اللہ و برکاتہ!

تمام حمد و ستائش اس ذات والا صفات کو زیبا جو کل کائنات کا خلق کرنے والا ہے۔ یکتا و وحدہ لاشریک ہے اور کروڑوں درود و سلام حبیب خدا رحمتہ اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر جو وجۂ تخلیق کائنات ہیں۔ پروردگار عالم کے حضور دست بستہ دعا گو ہیں کہ اپنے خزانۂ غیب سے وہ سب کچھ عطا کرے جو ہمارے حق میں بہترین ہو۔ ہمارے وطن پاکستان میں امن و سکون کی فضا اور خوش حالی رہے اور تمام اہلِ وطن اس کی ترقی و نیک نامی کے لیے کوشاں رہیں۔ (الٰہی آمین)

پیاری بہنو عیدالاضحیٰ کی مبارک باد تو آپ لے ہی چکیں بس اب چند گزارشات ہیں کہ جو ہر دفعہ دُہرانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مذہبی ایام اور مذہبی تہواروں کو حقیقی شرعی ذمّے داری سمجھ کر انجام دیں تا کہ اپنی ذاتی خوشی اور نمود و نمائش...... سچا مسلمان اپنے جیسے دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا بس اپنے رویّوں، باتوں دانستہ یا نادانستہ اشاروں کنایوں سے بھی کسی کا دل دُکھانے کی بات نہ کریں۔ ان تہواروں میں ہر شخص کو شامل کیجیے اور ان کے لیے آسانیاں پیدا کیجیے، اللہ ہم سب کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آپ بہنوں کے خطوط، فون، ای میلز وغیرہ میں عذرا رسول صاحبہ کے بارے میں آپ سب کا پیار اور اپنائیت بھری فکر مندی جھلکتی ہے کہ وہ کب محفل کو رونق بخشیں گی۔ ان شاء اللہ جلد ہی وہ اپنی پیاری بہنوں سے مخاطب ہوں گی۔ صبر آتے، آتے ہی آتا ہے، ہاں وہ رسالے کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتی ہیں اور اپنی رائٹرز اور ریڈرز کی کاوشوں سے بھی آگاہ ہیں۔ عذرا آپی آپ سب بہنوں کے لیے دعا گو ہیں اور ساتھ ہی ساتھ شکریہ بھی ادا کرتی ہیں کہ جس طرح آپ سب ہر آن، ہر گھڑی ان کے ساتھ رہے۔ ایک دفعہ پھر اپنے ہم وطنوں کو یوم آزادی کی مبارک باد دیتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے وطن کو سدا قائم و دائم رکھے اور خوشحالی و کامرانی کی طرف سفر جاری رکھے، الٰہی آمین......!

☆☆☆

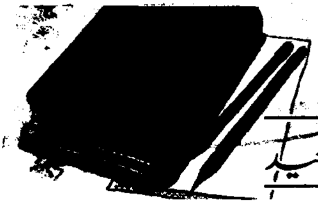
بہنو! حسبِ روایت نت نئی خبروں اور سرگرمیوں پر ایک نظر ڈالنے سے قبل ایک بار خلوصِ دل سے درود ابراہیمی اور اس کے بعد تین بار آیتِ کریمہ ضرور پڑھ لیں اور اپنی دعاؤں میں اپنے پیاروں کے ساتھ، ساتھ تمام اہلِ وطن کو بھی یاد رکھیں۔

مصنفات، شاعرات اور قارئینِ پاکیزہ بہنوں کی تازہ بہ تازہ سرگرمیاں

☆ ماہنامہ پاکیزہ کی مستقل قاری بشریٰ رضوی رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو گئیں۔ (بہت، بہت مبارک ہو)

☆ مصنفہ اور پاکیزہ قاری نزہت جبیں ضیا کی پیاری بیٹی جویریہ ضیا کی نسبت طے پا گئی ہے۔ (بہت، بہت مبارک ہو) نزہت کے حوالے سے دوسری خبر یہ ہے کہ آج کل ان کی پیاری بیٹی صوفیہ، سعودیہ سے چھٹیاں گزارنے پاکستان آئی ہوئی ہیں۔ (بھئی خوب خاطریں کریں نزہت)

☆ عذرا صاحبہ کی پیاری دوست اور پاکیزہ کی رائٹر رضوانہ پرنس آج کل اپنے بچوں سے ملنے یو کے گئی ہوئی ہیں، حال ہی میں ٹیلی کاسٹ ہونے والے رضوانہ کے سوپ سیریل لوگ کیا کہیں گے نے ہم ٹی وی کے ناظرین سے خاصی داد وصول کی۔ (مبارک ہو رضوانہ زورِ تحریر اور زیادہ)



پاکیزہ ڈائری

عظمیٰ آفاق سعید

حمد باری تعالیٰ

مجھ کو ہے تیری جستجو مجھ کو تری تلاش ہے
تو ہی سبھی دلوں میں ہے تو ہی تو آس پاس ہے
سبزہ ہو یا کہ بحروبر سب پر رہے تری نظر
تیرا ہی سب پہ ہے اثر تیرا وجود پاس ہے
جتنے بھی پھل و پھول ہیں تیرے لیے ملول ہیں
ہر اک جھکا رہا ہے سر تیرے لیے اداس ہے
تتلی میں تیرا رنگ ہے چڑیوں میں تیری نغمگی
خوشبو تیری ہے پھول میں سبزے میں تیری باس ہے
سورج ہو چاند یا ہوا سب میں تو ہی بسا ہوا
ہر جا ہے روشنی تیری سب کو ہی تیری آس ہے
انسان ہو کہ جانور تیرے غلام سر بسر
تیرے وجود کا سحر سب کے ہی آس پاس ہے
مخفی بے نوا کو بھی حسنِ شعور کر عطا
تو ہی قریب جان ہے مجھ کو تری تلاش ہے

کلام: فریدہ ہاشمی مخفی، کراچی
مرسلہ: صبا نور، لیہ

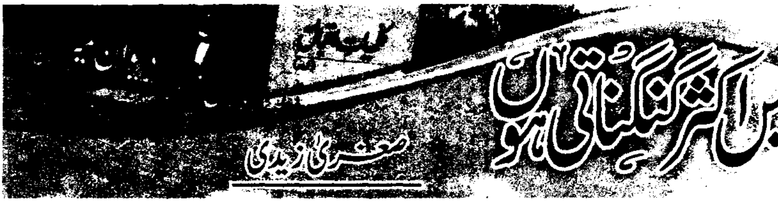
نعت رسول مقبولؐ

نعت پر نعت لکھوں اور کوئی کام نہ ہو
ایسا ممکن نہیں اس کام میں پھر نام نہ ہو
صبح دم اٹھ کے جو بھیجوں میں درود اور سلام
ایسی اک صبح ملے جس کی کوئی شام نہ ہو
یہ جہاں فانی ہے دل میں نہ طلب ہو اس کی
ایسا کچھ کر کے ہر اک جائے کہ گمنام نہ ہو
میرا قرآں ہو میرے ساتھ محافظ میرا
عشق کی مئے بھی پیوں اور کوئی جام نہ ہو
رات بھر جاگ کے سجدے کروں اپنے رب کو
دل میں خواہش ہے کہ یہ کام سر عام نہ ہو
میری جس شخص سے بھی رسم شناسائی ہو
وہ تیری نظروں میں ہو خاص کوئی عام نہ ہو

شاعرہ، ذکیہ بلگرامی کراچی

عشرہ ذوالحج کی فضیلت

رمضان المبارک کے بعد ذوالحج کا مہینہ اسلامی مہینوں میں نہایت اہمیت کا حامل ہے یہ مہینہ حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے۔ ذوالحج کا پہلا عشرہ (10 دن) نیکیوں کے اعتبار سے عام دنوں کے مقابلے میں بہت اہم ہے۔ جس کی فضیلت ہمیں قرآن کریم اور احادیث نبویؐ سے پتا چلتی ہے۔ قرآن پاک میں سورۂ فجر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ والفجر، ولیال عشر...... قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی بہت سے مفسرین کے نزدیک لیال عشر سے مراد ذوالحج کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ یہی رائے ابن عباسؓ کی بھی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ابن عباسؓ کہتے ہیں ان دنوں سے مراد ذوالحج کے دس دن ہیں... اور ان دس دنوں میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کا حکم دیا ہے۔ ان دس دنوں میں کیے جانے والے اعمال اللہ کو باقی دنوں سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسولؐ نے فرمایا۔ کسی بھی دن کیا ہوا عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں کیے ہوئے عمل سے زیادہ محبوب نہیں...... صحابہ کرامؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں ہاں مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے...... اور کچھ واپس لے کر نہیں آئے۔ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ ذوالحج کے .... دس دن کی سال بھر سے افضل ہونے کی بڑی



☆جبینا......کراچی

جب تیری شانِ کریمی پہ نظر جاتی ہے
زندگی کتنے مراحل سے گزر جاتی ہے

☆عرشیہ جنید......کراچی

اس کی آنکھوں کو کبھی غور سے دیکھا ہے فراز
سونے والوں کی طرح جاگنے والوں جیسی

☆فضہ بتول......بھارہ کہو

تمہارے بس میں اگر ہو تو بھول جاؤ مجھے
تمہیں بھلانے میں شاید مجھے زمانہ لگے

☆تبسم حسین......جہلم

اپنا مٹی کا دیا توڑ نہ دینا یارو
جب کبھی چاند کو آنگن میں اترتا دیکھو

☆یاسمین کنول......پسرور

اے وطن تیرے ہمیشہ ہی وفادار رہیں گے
تیری حرمت کے سدا یونہی طلب گار رہیں گے
ہر لمحہ تیری ثقافت کو نمایاں ہی کریں گے
جب تلک زندہ و پائندہ یہ فن کار رہیں گے

☆نورین ولی......ملتان

ان لمحوں کی یادیں سنبھال کر رکھنا
ہم یاد تو آئیں گے مگر لوٹ کر نہیں

☆رابعہ محمد عمر ناریج......شہداد پور

مجھ سے کیا پوچھتے ہو زندگی کے بارے میں
اجنبی بتائے کیا اجنبی کے بارے میں
عرض صرف اتنی ہے دوستی کے بارے میں
آدمی غلط سمجھا ہر آدمی کے بارے میں

☆عائشہ عیدن ناریج......شہداد پور

چاہا میں نے جس کو بڑی شدتوں کے ساتھ
اس طرح سے اس نے مجھ سے محبت کبھی نہ کی
ہر داستان تیری بہت غور سے سنی
لیکن بیان اپنی حکایت کبھی نہ کی

☆پروین افضل شاہین......بہاول نگر

میں نے پلکوں سے در یار پہ دستک دی ہے
میں وہ سائل ہوں جسے کوئی صدا یاد نہیں

☆شاہین......پنجاب

کچل، کچل کے نہ فٹ پاتھ کو چلو اتنا
یہاں پہ رات کو مزدور خواب دیکھتے ہیں

☆ارسلہ لطیف......بہاول پور

کبھی لوٹ آئیں تو پوچھنا نہیں دیکھنا انہیں غور سے
جنہیں راستے میں خبر ہوئی کہ یہ راستہ کوئی اور ہے

☆ثمینہ کوکب......ضلع جہلم

لاکھ دوری ہو مگر عہد نبھاتے رہنا
جب بھی بارش ہو مرا سوگ مناتے رہنا
تم گئے ہو تو سرِ شام یہ عادت ٹھہری
بس کنارے پہ کھڑے ہاتھ ہلاتے رہنا

☆ثمرینہ قیصر......کمالیہ

چند سکوں میں بکتا ہے یہاں انساں کا ضمیر
کون کہتا ہے میرے ملک میں ہے مہنگائی بہت

☆ثمینہ ریاض......جدہ

ضبط کرتے ہیں تو ہر زخم لہو دیتا ہے
آہ کرتے ہیں تو اندیشۂ رسوائی ہے

☆حلیمہ سعدیہ......ٹوبہ ٹیک سنگھ

خود پیاس کا صحرا ہوں مگر دل کی یہ ضد ہے
ہر دشت پہ ساون کی طرح ٹوٹ کے برسوں

☆نرمین اعجاز......کمالیہ

مرہم کی طرح بانٹتے پھرتے ہیں نئے زخم
یہ رسم بھی نکلی ہے نئے چارہ گروں میں

منتخب غزلیں

ماہ اگست اردو ادب کے نامور شاعر و ادیب امجد اسلام امجد کا
ماہ پیدائش اور مقبول و معروف شاعر احمد فراز کا ماہ وفات ہے۔
اسی مناسبت سے ان عظیم شعرا کا کلام حاضر ہے . . .

ہر کوئی دل کی ہتھیلی پہ ہے صحرا رکھے
کس کو سیراب کرے وہ کسے پیاسا رکھے

عمر بھر کون نبھاتا ہے تعلق اتنا
اے مری جان کے دشمن تجھے اللہ رکھے

ہم کو اچھا نہیں لگتا کوئی ہم نام ترا
کوئی تجھ سا ہو تو پھر نام بھی تجھ سا رکھے

دل بھی پاگل ہے کہ اس شخص سے وابستہ ہے
جو کسی اور کا ہونے دے نہ اپنا رکھے

کم نہیں طمع عبادت بھی تو حرصِ زر سے
فقر تو وہ ہے کہ جو دین نہ دنیا رکھے

ہنس نہ اتنا بھی فقیروں کے اکیلے پن پر
جا خدا میری طرح تجھ کو بھی تنہا رکھے

یہ قناعت ہے اطاعت ہے کہ چاہت ہے فراز
ہم تو راضی ہیں وہ جس حال میں جیسا رکھے

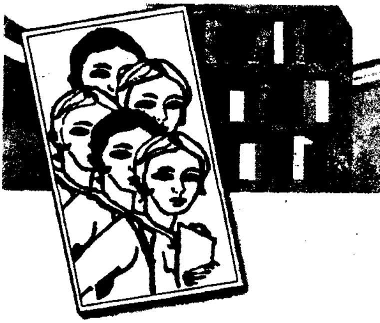
کلام: احمد فراز

12 جنوری 1931ء تا 25 اگست 2008ء

حسابِ عمر کا اتنا سا گوشوارا ہے
تمہیں نکال کے دیکھا تو سب خسارا ہے
کسی چراغ میں ہم ہیں کسی کنول میں تم
کہیں جمال ہمارا کہیں تمہارا ہے
وہ کیا وصال کا لمحہ تھا جس کے نشے میں
تمام عمر کی فرقت ہمیں گوارا ہے
ہر اک صدا جو ہمیں بازگشت لگتی ہے
نہ جانے ہم ہیں دوبارہ کہ یہ دوبارہ ہے
وہ منکشف مری آنکھوں میں ہو کہ جلوے میں
ہر ایک حُسن کسی حُسن کا اشارہ ہے
عجب اصول ہیں اس کاروبارِ دُنیا کے
کسی کا قرض کسی اور نے اُتارا ہے
کہیں پہ ہے کوئی خُوشبو کہ جس کے ہونے کا
تمام عالمِ موجود استعارا ہے
نہ جانے کب تھا! کہاں تھا مگر یہ لگتا ہے
یہ وقت پہلے بھی ہم نے کبھی گزارا ہے
یہ دو کنارے تو دریا کے ہو گئے ہم تم!
مگر وہ کون ہے جو تیسرا کنارا ہے

کلام: امجد اسلام امجد

4 اگست 1944ء



بزمِ پاکیزہ

پاکیزہ بہنیں

پہلا انعام یافتہ سوال

☆ سنبل ملک......لاہور

سوال: اللہ سے محبت عبادت ہے؟ انسان سے محبت؟

جواب: اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

دوسرا انعام یافتہ سوال

☆ مریم بنت کاشف۔لطیف آباد

سوال: دوست کی عظمت کو تولنے کا کوئی پیمانہ ہے؟

جواب: آپ کا اپنا دل......

☆ نسرین یاسمین......حیدرآباد

سوال: ہاتھ دھو کر پیچھے کیوں پڑا جاتا ہے؟

جواب: تاکہ خوب صفائی سے پیچھے پڑا جائے۔

سوال: ہوا کے گھوڑے پر کیسے سوار ہوا جاتا ہے؟

جواب: تم سدا کی ست اس کے معنی کیا جانو سو رہنے ہی دو۔

سوال: کوئی ایسا فارمولا بتائیے کہ میری ہتھیلی پر سرسوں جم جائے؟

جواب: پہلے سریش لگا لو پھر سرسوں کے بیج جما دینا۔

☆ ثمینہ کوکب......جہلم

سوال: بندہ اپنی اوقات کب بھولتا ہے؟

جواب: جب اوقات سے زیادہ مل جاتا ہے......محبت ہو عزت ہو یا پھر دولت......

☆ زرینہ خان......بہارہ کہو

سوال: ہمیں آپ اچھی لگتی ہیں......یہ کہنا آپ کو برا تو نہیں لگا؟

جواب: پسندیدگی کا اظہار کسی کو کب برا لگتا ہے بھئی۔

☆ تسنیم کوثر......کراچی

سوال: عید کے دن اگر مہمانوں کی آمد زیادہ ہو جائے تو اس کا علاج کیا کریں؟

جواب: خاطر کریں اور کیا کریں۔

سوال: آپ کو زندگی کی سب سے خوب صورت عید کب لگی؟

جواب: اپنے پیارے رشتوں کے ساتھ ہر عید خوب صورت ہے۔

سوال:

عید کا دن ہے سکھی اپنا نام بتا کر ملیے
رسمِ دنیا بھی ہے بہنا، موقع بھی ہے دستور بھی ہے

جواب:

عید کے دن تو سبھی لوگ ملا کرتے ہیں
تم فقط نام سے ملنے کی بات کرتی ہو کیسا!

☆ سنبل ملک......لاہور

سوال: اپنا مارے تو چھاؤں میں پھینکے گا......حالانکہ اپنا مارتا ہے تو زندہ چھوڑتا ہی نہیں آپ کیا کہتی ہیں؟

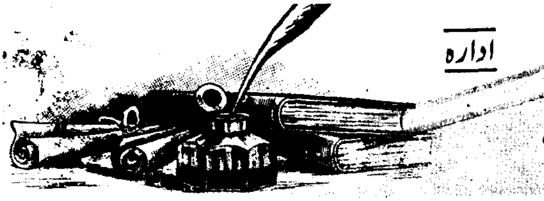
جواب: جی بالکل، ہمیں بھی یہ عجیب سی کہاوت لگتی ہے۔

☆ حلیمہ سعدیہ......ٹوبہ ٹیک سنگھ

سوال: میں انہیں بے پناہ چاہتی ہوں اور وہ مجھ سے پناہ چاہتے ہیں، کیا وجہ ہے؟

جواب: جان کو آجاؤ گی تو یہی ہوگا ناں۔

سوال: جوڑوں کا درد کیا ہے......جوڑے جانتے ہیں، کنوارے کیوں نہیں......؟



روحانی مشورے

ادارہ

دعائیں

دعاؤں اور اسمائے ربانی کے ان اوراد کے سلسلے سے فیضیاب ہونے پر تمام قارئین کی طرف سے ہمیں بے شمار دعاؤں اور نیک خواہشات کے تحفے ملے ہیں۔ سب ہی اس کاوش کو سراہا ہے جس کے لیے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور اپنے رب غفور الرحیم کی بارگاہ میں سر بسجود ہیں کہ اس نے یہ توفیقات ہمیں عطا کیں۔

المتین

یہ جمالی اسم پاک ہے۔ اس کے اعداد 500 ہیں اس اسم مبارک کے بے شمار شفائی خواص ہیں۔ اس کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اگر کوئی شیر خوار بچہ دودھ چھڑا دینے کے بعد ہر وقت روتا رہے تو اور کسی طرح اسے صبر نہ آئے تو ایسی صورت میں یہ اسم پاک گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور بچے کو پلا دیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ بچہ سکون محسوس کرے گا اور اس کی رونے کی عادت ختم ہوجائے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرمائے۔ اگر کسی دودھ پلانے والی عورت کے دودھ میں کمی واقع ہوجائے تو وہ ایک کپ پانی پر باوضو حالت میں گیارہ مرتبہ یہ اسم پاک پڑھ کر دم کرے اور پانی پی لے تو ان شاء اللہ تعالیٰ چند یوم کے اس عمل سے دودھ کی کمی ختم ہوجائے گی۔

اس اسم مبارک کو کثرت سے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کمزوری دور کر کے مضبوطی و توانائی عطا فرماتا ہے۔ بری عادات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے ہر نماز کے بعد اول و آخر تین بار درود پاک پڑھیں اور درمیان میں 111 مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھیں۔ اس اسم پاک کے خواص کی برکت سے اللہ تعالیٰ قلب کو اطمینان عطا فرمائے گا اور دل نیکیوں کی طرف مائل ہوجائے گا۔

جو کوئی یہ چاہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں سکون و سرور کی دولت نصیب ہو تو وہ اس کا کھلا ورد کرے۔

اگر کوئی شخص ہر روز نماز فجر کے بعد 311 مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے تو اس کا دل اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف مبذول ہوجائے گا۔

اگر کوئی شخص ترقی کا خواہش مند ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہر روز صبح کے وقت باوضو حالت میں 121 مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھے اور اول و آخر تین مرتبہ درود شریف لازمی پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ترقی کے وافر مواقع میسر آئیں گے۔

تعوذ کی تاثیر: حدیث شریف میں منقول ہے کہ جب آدمی کو غصہ زیادہ آئے تو **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھے۔ غصے کی زیادتی دور ہوجاتی ہے۔ (ابن کثیر)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ بیت الخلا میں جانے سے پہلے **اللھم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث** پڑھنا مستحب ہے۔ (معارف القرآن ۵ ص ۳۸۹)

تعوذ کی فضیلت: ایک مرفوع حدیث شریف ہے کہ جو شخص دن میں دس مرتبہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو شیطانوں کو اس سے دور رکھتا ہے۔ یہ کم از کم دن میں دس مرتبہ پڑھے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم (حصن ص ۱۵)

بسم اللہ الرحمن کی فضیلت:

مفسرین نے لکھا ہے کہ جب طوفان نوح نے دنیا کو اپنے خوفناک چنگل میں گھیر لیا تو حضرت نوح علیہ السلام اپنی کشتی میں سوار تھے۔ غرق ہونے کے خوف سے بہت ہی لرزاں ترساں تھے انہوں نے عذاب خداوندی سے نجات پانے کے لیے بسم اللہ مجرے ہا و مرسہا کہا تو اس کلمے کی برکت سے کشتی غرق ہونے سے محفوظ رہی۔ علما نے لکھا ہے کہ جب اس آدھے کلمے سے ہیبت ناک طوفان سے نجات مل گئی تو جو شخص اپنی پوری عمر اس پورے کلمے یعنی **بسم اللہ الرحمن الرحیم** کو ہر کام کی ابتدا